مطبوعات

مجموعہ رسائل ردّالرّفضہ از جناب احمد رضا خان قادری بریلوی۔ ناشر: مرکزی مجلس رضا پوسٹ بکس ۲۲۰۶، لاہور ۳۵۔ بلاقیمت۔ بیرون جات کے حضرات کے لیے دو روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیجیں۔

یہ کتاب جو فنِ مناظرہ کے دائرے میں آتی ہے اس دور سے متعلق ہے جب کہ غالب فضا مناظرانہ ہوا کرتی تھی۔ جو کچھ میں ناقص نظر سے دیکھ سکا، اپنے بزرگوں اور مخالفین کی مستند ہستیوں کے حوالوں کو مہارت سے جمع اور استعمال کیا گیا ہے۔ مولانا بریلوی کی نگاہ متعلقہ کتب پر خوب تھی۔

اس رسالہ کو پڑھ کر یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ جناب مؤلف کے ذہن کی ساخت میں کتنا دخل مناظرانہ ماحول کا رہا ہوگا۔ اور پھر اسی ماحول کا کتنا اثر پورے حلقۂ ہم نوایاں میں پڑا۔ رسالہ کے اصل مواد کے برابر (تقریباً ۴۰ صفحے) تقدیم کے نام سے مولانا بریلوی اور شیعوں کے متعلق اُن کے نقطۂ نگاہ پر لگا دینا عجیب سا لگا۔

بلاشبہ یہ مجموعہ رسائل آج بھی افادیت رکھتا ہے، مگر آج کے لیے پڑھنے لکھنے، تبلیغ کرنے اور تبادلہ خیالات کرنے کا یہ رنگ زیادہ مؤثر نہیں رہا۔ ترتیب نو کی ضرورت ہے۔ کچھ لوگ دکھائیں کہ اصل مرکزی ہدف کیا تھا؟ اس کے لیے مرکزی عمل کیا سامنے تھا؟ بیچ بیچ میں جملہ ہائے معترضہ" کی طرح کے جھمیلے خلل انداز ہوتے رہے۔ اور آج کے دور میں وہاں سے کونسا روشن پیغام ملتا ہے جس پر پہلے بھی زور رہا ہو اور جس پر زور دینے کی آج بھی ضرورت ہو۔

میٹھی کونین | نتیجۂ فکر جناب ع - ع - بخار علیگ - ناشر: ادارہ ادب آر، ۴۷-۱۹
النور سوسائٹی - منصورہ، کراچی ۳۵   قیمت ۴۰/- روپے

"بخار" صاحب کی زیارت ہوئی - وہ بخار تخلص پر قطعاً نادم یا جھجکیلے نہیں ہیں - دھڑلے سے اپنے آپ کو بخار کی حیثیت سے پیش کرتے ہیں - ایسے چار مصرعے بطور شہادت ؎

میں ہوں جیب خرچ شبیب کا، میں مطب کی فصلِ بہار ہوں
مجھے زندگی سے غرض ہے کیا، میں رفیقِ کنجِ مزار ہوں
ترے گیسوؤں کی قسم مجھے، جو میں بال بھر بھی غلط کہوں
ترا منہ ہو کالا خدا کرے، مجھے دیکھ کالا بخار ہوں

پورا مجموعہ کلام اسی انداز سے متنوع موضوعات پر طنز و مزاح کا سامان لیے ہوئے ہے اور شاعری کے آسمان پر ہر طرف مون سون کے "بخارات" پھیلے ہوئے ہیں اور زمین پر بھی اپنا ساز بجا رہے ہیں - اور حضرت "بخار" کونین تقسیم کرتے پھر رہے ہیں - بس صرف ایک شعر اور ؎

غیر جوتے ترے اٹھاتے ہیں   تجھ کو گانٹھیں گے یہ چمار ہی کیا

مختصر یہ کہ بخار صاحب کے کلام کو مذاق نہ سمجھیے، ان کے کلام میں گہرائی بھی ہے، پہنائی بھی اور گیرائی بھی - ضرور لطف اندوز ہوں - امید ہے کہ بخار بھی اتر جائے گا اور ساتھ ہی "چڑھی ہے جو آندھی اتر جائے گی"

چاند، ستارے | یہ بھی بخار علیگ کا مجموعہ کلام ہے (مختصر) باقی معلومات وہی ہیں -

قیمت: ۲۰/- روپے

اس میں خاص طور پر نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی شان

میں شاعری پر زور دیجیے - مگر وہ "بخار" والی بات بھی کچھ نہ کچھ شامل ہے - البتہ بخار کی شاعری میں تبخیر ہے -

---

سوءِ ادب فی حسنِ ادب بخار علیگ صاحب نے اس مختصر کتاب میں (جو دراصل اُن کی کتاب "اُردو ادب اور اسلام" کا ایک باب ہے) نثر میں یہ سنجیدہ موضوع اُٹھایا گیا ہے کہ کس طرح اُردو شاعری کے خالص دینی موضوعات میں خرافات کا دخل ہوا - اوّلاً جنسیت زدہ درباری ماحول اور ہندو معاشرے کی غالب رسوم کو دکھایا گیا ہے اور پھر مشاہدہ کرایا ہے کہ کس طرح مرثیہ اور نعت میں گھٹیا مواد داخل ہوا - نعت میں بہت سے شعراء نے حضورؐ کو خدائی مرتبے پر بھی رکھا ہے - اور بہتوں نے غزل کا معشوق بنا کے جسمانی حُسن کو مروّجہ استعاروں اور تشبیہوں سے پیش کیا - کئی شاعروں کے ہاں سرکارِ نبوّت کی ہستی (نعوذ باللہ) ایک عورت کی مانند نظر آتی ہے اور دوسروں کے ہاں ہندی انداز پر عورت کی طرف سے حضورؐ کے ساتھ عشق کا ایسے الفاظ میں اظہار کیا جاتا ہے جو مجاز کے لیے معروف ہیں - پھر دوسرا مضمون "نعتیہ شاعری پر ہندی ادب کے اثرات" نہایت اہم ہے - مختلف ممتاز نعت نگاروں کے مقبول کلام کا تجزیہ کر کے دکھایا گیا ہے کہ اسلامی حقائق یا اسلامی مقاصد کے لحاظ سے یہ کتنے قابلِ گرفت ہیں - بخار صاحب کے اُصولِ بحث یا معیارِ فیصلہ پر تو آپ جو چاہیں بحث کریں - مگر وہ اتنے مخلص ہیں کہ بڑے چھوٹے کسی کی پروا حق بات کہنے میں انہوں نے نہیں کی -

اِس مختصر سی کتاب کی قدر میں اس لیے کرتا ہوں کہ روشِ عام سے ہٹ کر کسی نے سوچا تو سہی کہ کوئی بات تو چھیڑی - اب اختلاف کرنے والے شوق سے اختلاف کریں -

اس کتاب کی قیمت ۱۷/- روپے ہے -

(بقیہ صفحہ ۳)

اور فروغ میں اہم کردار ادا کیا۔ اسلامک ریسرچ انسٹی ٹیوٹ میں بھی خدمات انجام دیں۔

ان کی ساری عمر اس کوشش میں گذری کہ انسانیت کو فلاح اور بھلائی کا راستہ دکھایا جائے اور خصوصاً دنیا کو اسلام کی تعلیم دی جائے۔ وہ سمجھتے تھے کہ یہ مہم بغیر اس کے کامیاب نہیں ہو سکتی، خود مسلمانوں میں اسلامی تشخص کو اجاگر کیا جائے اور ان کے باہمی اختلافات کا خاتمہ ہو۔

ان کی خدمات کے دائرے وسیع ہیں اور ان کی دو کتابوں کا تذکرہ ضروری ہے: ایک "عروبا" جس میں عربیت کا تجزیہ ہے، دوسری کرسچین اینتھکس (CHRISTION ETHICS) جس میں عیسائی اخلاقیات کا جائزہ ہے۔

مرحومہ اہلیہ فاروقی صاحب ان کی سرگرمیوں میں ان کی معاون اور سرگرم کار اور ہم خیال تھیں۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں گراں مرتبہ ہستیوں کی مغفرت فرمائے، ان پر رحمتیں بھیجے اور ان کے ظالم قاتلوں اور اس قاتلانہ تخریبی ذہنیت رکھنے والے عناصر کو اپنے شکنجہ عقوبت میں لے اور ان کے خلا کو جلد پورا کرنے کے لیے ہمیں اور زیادہ بہتر ہستیاں عطا کرے۔ آمین